کلام: گوہرؔ جارچوی

ابتداء حسینؑ، انتہا حسینؑ

خود ابتداء حسینؑ ہے خود انتہا حسینؑ
پہلا ہے صرف کوئی نہیں دوسرا حسینؑ
ہے ساری کائنات میں سب سے جدا حسینؑ
اللہ کے جلال کا ہے آئینہ حسینؑ

مقتل میں یہ بھی شان دکھا دی حسینؑ نے
بیعت کی زندہ لاش جلا دی حسینؑ نے

کرب و بلا کی جنگ کا غازی حسینؑ ہے
سجدے میں ہے نماز نمازی حسینؑ ہے
دینِ خدا کی عمرِ درازی حسینؑ ہے
خوش ہے خدائے پاک کہ راضی حسینؑ ہے

قرآں نے خود یہ کُھل کے بتایا حسینؑ کو
بھیجا ہے یہ خدا نے عریضہ حسینؑ کو

جو روح کو جھنجوڑ دے وہ یاد چاہیے
بن جائے جو اِکائی وہ تعداد چاہیے
دنیا میں اپنا گھر مجھے آباد چاہیے
اسلام کے لئے تری امداد چاہیے

کر دی جو تو نے ہاں تو سلامت جہان ہے
پھر کعبہ میرا گھر نہیں تیرا مکان ہے

پڑھ کر عریضہ بولے شہنشاہِ مشرقین
میں ہوں تری بتولِ معظمؑ کا نورِعین
قائم رہے گی جلوہِ وحدت کی زیب و زین
وعدہ رہا بچائے گا اسلام کو حسینؑ

آنے تو دے معاویہ زادہ یزید کو
میں قبر میں بھی چھپنے نہ دوں گا یزید کو

کوئی نہیں ہے فکر کی اب بات میں ہوں نا
مانا کہ تو اَحَد ہے ترے ساتھ میں ہوں نا
چھپنے نہ دوں گا میں تری آیات میں ہوں نا
سب دشمنوں کو دوں گا ترے مات میں ہوں نا

اصغرؑ کو گھٹنیوں بھی میں ایسے چلاؤں گا
باطل کا ہر نشان اُسی سے مٹاؤں گا

تیرا مکان لوں گا تو دے دوں گا اپنا گھر
توحید تو اکیلا بچا لے گا میرا سر
بس یہ سمجھ رہے گا ترا دین ہی زَبَر
گونجے گا تیرا نام جہاں میں نگر نگر

دنیا میں تیرے بندے ہی بن کر رہیں گے سب
اللہ کو جہان میں اکبر کہیں گے سب

سونے سے پہلے دیں کا مقدر جگاؤں گا
بچوں کو اپنے پیاس کے ساغر پلاؤں گا
ہر اِک اسیرِ شام کو خود حرؑ بناؤں گا
اب وعدہ کر لیا ہے تو کر کے دکھاؤں گا

اِک وعدہ تو بھی کر مرے غم خوار کے لئے
خالی رکھے گا خلد عزادار کے لئے

اسلام کو حُسین جوانی بھی بخش دی
سجدے کی تابناک نشانی بھی بخش دی
خاموشیوں کو شعلہ بیانی بھی بخش دی
لکھ کر بھی دے دیا ہے زَبانی بھی بخش دی

بولے حسینؑ اے مرے مالک میں آ گیا
اسلام تیرا سارے زمانے پہ چھا گیا

جو کہہ دیا تھا کر کے دکھایا حسینؑ نے
پڑھوایا سب سے دین کا کلمہ حسینؑ نے
سجدوں سے بھر کے رکھ دیا کعبہ حسینؑ نے
پورا کیا خدا کا ارادہ حسینؑ نے

نوکِ سناں سے ایسا اُجاڑا یزید کو
حیران ہے زمیں کہاں گاڑا یزید کو